۱۲/۲/۳٦ھ
۲۰

۹۳/۱۷۱-۱۷۲

دارالافتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں

① دوائیوں کی کمپنی اپنے خاص کاریگر اور ملازم (Medical rep) کو شہر بھر کے مختلف ڈاکٹروں کے پاس بھیجتی رہتی ہیں، وہ ملازم اپنی کمپنی کی مصنوعات کا تعارف اور تشہیر کرتا ہے تاکہ معالج متعلقہ مرض میں ہماری کمپنی کی دوا تجویز کرے، (کیونکہ مختلف کمپنیاں مرض کی دوا تیار کرتی رہتی ہے) اور ڈاکٹر کو مرض کی نوعیت کے مطابق اس کمپنی کی دوا تجویز کرنے لگتا ہے، اب کمپنی کا یہ ملازم کمپنی کی جانب سے اس ڈاکٹر کو مختلف مراعات بھی دیتا رہتا ہے۔ جیسے کسی مہنگے ہوٹل میں ڈاکٹر صاحب کی ان کی فیملی سمیت دعوت کا انتظام کردیا جاتا ہے وغیرہ تاکہ یہ ڈاکٹر مرض کی دوا تجویز کرنے میں ہماری کمپنی کو دوسروں پر ترجیح دے۔ قابل استفسار امر یہ ہے کہ ڈاکٹر کا ایسی مراعات قبول کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ نیز کمپنی والوں کے لیے ایسی مراعات جاری کرنا، شرعاً کیسا ہے؟

② تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ میں توقف کی مقدار کتنی ہے، جس کی رعایت (سہواً) نہ کرنے پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

محمد عثمان

معرفت طارق امیر خان

Scanned by CamScanner

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ڈاکٹروں کو اس غرض سے ہدیہ دینا کہ وہ اس کمپنی کی ادویات زیادہ سے زیادہ مریضوں کے لئے تجویز کرے تو اگر کمپنی کی ادویات واقعتاً مریضوں کے لئے مفید ہوں تو درست ہے، اور اگر مریض کے لئے کسی اور کمپنی کی ادویات مفید ہوں تو محض اپنی ادویات نکلوانے کے لئے تحفے تحائف دینا درست نہیں۔

نیز ہدیہ وغیرہ دینے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ کمپنی ان تحائف کے اخراجات ادویات میں شمار کر کے ان کو مہنگا نہ کرے اور ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ادویات کے معیار میں کمی نہ کرے۔

لہٰذا مذکورہ تفصیل کے مطابق ہدیہ دینا اور لینا درست ہے۔

(الهبة): هي......وشرعاً(تمليك العين مجاناً)......وسببها(إرادة الخير للواهب)دنيوى كعوض ومحبة وحسن ثناء.

(الدر مع الرد: كتاب الهبة، ۵٦٨/٨، دار المعرفة).

(شرح الطيبى على كنز الدقائق: كتاب الهبة، ٢٥٩/٢، إدارة القرآن).

سئل ابن مقاتل:((عمّا يهدى أبو الصبى إلى المعلّم أو إلى المؤدب فى النيروز أو فى المهرجان، أو فى العيد))قال:"إذا لم يسأل ولم يلح عليه فى ذٰلک فلا بأس به". كذا فى الحاوى للفتاوى.

(الفتاوى العالمگيرية: كتاب الهبة، الباب الحادى عشر فى المتفرقات، ۴۰۴/۴، ۴۰۵، رشيدية).

....

(۲)...رکوع اور سجدہ وغیرہ میں تعدیل ارکان کی کم از کم مقدار ایک تسبیح کہنے کے بقدر ہے، اسکے سہواً ترک پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

و تعديل الأركان هو تسكين الجوارح حتى تطمئن مفاصله وأدناه قدر تسبيحة. كذا فى العينى شرح الكنز والنهر الفائق.

(الفتاوى العالمگيرية: كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ۷۱/۱، رشيدية).

(و يجب(الإطمينان) وهو التعديل(فى الأركان)بتسكين الجوارح فى الركوع والسجود حتّى تطمئن مفاصله فى الصحيح. وفى حاشية الطحطاوى تحت

Scanned by CamScanner

قوله:(حتى تطمئن مفاصله)ويستقر كل عضو في محله بقدرتسبيحة.
(حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: كتاب الصلاة ،في واجبات الصلاة، ص: ۲۴۹، قديمي).

(شرح الطيبي على الكنز: كتاب الصلاة،صفة الصلاة، ۱/۵۳،إدارة القرآن)

ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه أو تكراره أو تغيير واجب بأن يجهر فيما يخافت ،وفي الحقيقة وجوبه بشئي واحد وهو ترك الواجب. كذا في الكافي.

(الفتاى العالمگيرية: كتاب الصلاة،الباب الثاني عشر في سجود السهو، ۱/۱۳۶، رشيدية) .فقط

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصّواب

كتبه:محمد راشد ڈسکوی

المتخصص فی الفقه الإسلامی

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۱۷ / ۳ / ۱۴۳۱ هجری

الجواب صحیح
۱۹/۲/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
۱۹/۲/۳۱ھ

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

Scanned by CamScanner